ہم سرکاری ڈاکٹرز

دوا وقت پر ہم پلاتے نہیں ہیں
جو لگنا ہے ٹیکہ، لگاتے نہیں ہیں
چلو یوں کبھی آبادی کچھ کم تو ہو گی
جو مرتا ہے اس کو بچاتے نہیں ہیں
بجا ہے کہ ہم بیچتے ہیں دوائیں
یہ رازِ دروں ہم چھپاتے نہیں ہیں
کوئی مرتا ہے تو مرتا رہے وہ
کبھی اٹھ کے جلدی سے جاتے نہیں ہیں
فرشتے سے پہلے اسے کس نے مارا
مگر یہ کسی کو بتاتے نہیں ہیں

کوئی قتل کا کیس آجائے تو پھر!!
انھیں لاکھ سے کم سناتے نہیں ہیں
سبھی ہیں برابر ہماری نظر میں
کسی کو بھی خاطر میں لاتے نہیں ہیں
جو آئے نہ پہلے کلینک پہ اپنے
اسے سیدھے منہ سے بلاتے نہیں ہیں
ملا سخت ہیرے سے دل بھی یہ تائب
کبھی اشک آنکھوں میں لاتے نہیں ہیں

پروفیسر محمد اکرام تائب
حارف والا